سوال

(101)زنا سے حاملہ عورت کے ساتھ نکاح

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہندہ زنا سے حاملہ تھی مگر کسی کو معلوم نہ تھا اس کا نکاح زید سے ہوگیا ہے نکاح کے تین ماہ بعد اس کو لڑکی تولد ہوئی اور ثابت ہوا کہ یہ کسی غیر شخص کے نطفہ سے حاملہ تھی۔ سوال یہ ہے کہ کیا زید کا نکاح ہندہ سے درست ہے؟ اگر زید اپنی منکوحہ کو اپنی زوجیت سے علیحدہ کرنا چاہے تو کیا مہر ادا کرنا پڑے گا؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسؤلہ میں نکاح درست نہیں ہوا۔ وَرُوِيَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيِّبِ، «أَنَّ رَجُلًا تَزَوَّجَ امْرَأَةً، فَلَمَّا أَصَابَهَا وَجَدَهَا حُبْلَى، فَرَفَعَ ذَلِكَ إلَى النَّبِيِّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا، وَجَعَلَ لَهَا الصَّدَاقَ، وَجَلَدَهَا مِائَةً » رَوَاهُ سَعِيدٌ (المغنی 581/9)

قال الخطابي : وفيه حجة إن ثبت الحديث لمن رأى الحمل من الفجور يمنع عقد النكاح وهو قول سفيان الثوري وأبي يوسف وأحمد بن حنبل وإسحاق

وقال أبو حنيفة ومحمد بن الحسن النكاح جائز وهو قول الشافعي والوطء على مذهبه مكروه ولا عدة عليها في قول أبي يوسف وكذلك عند الشافعي

قال الشيخ ويشبه أن يكون إنما جعل لها صداق المثل دون المسمى لأن في هذا الحديث من رواية زيد بن نعيم عن ابن المسيب أنه فرق بينهما ولو كان النكاح وقع صحيحاً لم يجب التفريق لأن حدوث الزنا بالمنكوحة لا يفسخ النكاح ولا يوجب للزوج الخيار (معالم السنن 21/21/3) وارجع الى زاد المعاد 104/4 لابن القيم فانه بسط الكلام فی ہذہ المسئلة

صورت مسؤلہ میں اگر زید کی ہندہ کے ساتھ خلوت صحیحہ ہوگئی ہے تو مقرر مہر دینا ہوگا اور اگر خلوت نہیں ہوئی تو اس کے ذمہ مہر نہیں ہوگا کیوں کہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2۔ کتاب النکاح

صفحہ نمبر 223

محدث فتویٰ